sabaqeurdu.com
ISSN-2321-1601
UGC CARE LISTED MONTHLY JOURNAL
91

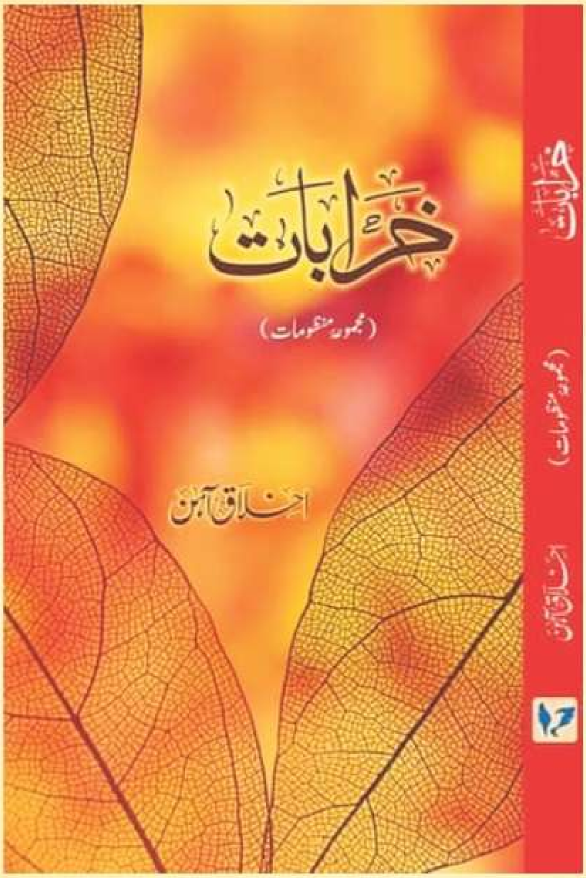

سبق اردو

نومبر۲۰۲۳

’سبق اردو‘ کا اجرائی شمارہ : جولائی ۲۰۰۳

website: sabaqeurdu.com

E-mail: sabaqeurdu@gmail.com

دانش الٰہ آبادی
چیف ایـــــــــــــــــڈیـــــــــــــــــٹــــــــــــــــــر

ایڈیٹر،پرنٹر،پبلشر : محمد سلیم
سرنامۂ سرورق : عادل منصوری
جلد:۸،شمارہ : ۱۱

موبائل:9919142411
سرورق : دانش الٰہ آبادی
Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)

واٹس ایپ:9696486386
کمپوزنگ : دانش الٰہ آبادی،اہل قلم
IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214

sabaqeurdu@gmail.com
مطبع:عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس،سنت روی داس نگر،بھدوہی
Bank of Baroda, Branch: Gopiganj

فی شمارہ:۲۰۰(دوسوروپئے)
زرتعاون:۱۰۰۰(ایک ہزارروپئے)
Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ر۔ن۔(بھدوہی)ہی کی عدالت میں ہوگی۔ادارہ

اخلاق احمد آہنؔ	ہندوستان کی سیاسی،سماجی وثقافتی تاریخ کی تفہیم اور پروفیسر شارب ردولوی (’’جدیداردوتنقید:اصول ونظریات‘‘ کےحوالے سے)	۵
نجمہ رحمانی	انسان دوست شاعرہ کی جذباتی تحریر’زندہ بہار لین‘	۸
ڈاکٹر نیلوفر حفیظ	ڈاکٹر شارب ردولوی: احساس کی آواز کا شاعر	۱۳
ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری	نرم وشگفتہ لہجے کا شاعر:منظورالحق ناظرؔ	۱۸
ا۔ڈاکٹر محمد اکمل ۲۔پروفیسر ثوبان سعید	نوجوانوں کے اقبال(۹نومبر۱۸۷۷۔۲۱اپریل۱۹۳۸)	۲۱
نفیس عبدالحکیم	وارث علوی کا تنقیدی ارتکاز	۲۴
ا۔محمد افضل حُسین ۲۔ڈاکٹر شیوہ یہ ترپاٹھی	لغت وفرہنگ نویسی: معنی اور اِرتقا	۲۷
سونور جک	جدید ہندوستان کی تعمیر میں قومی سنت بابا گاڈگے کی سماجی، تعلیمی فکری، خدمات اور خیالات	۳۰
حامد رضا	علامہ اقبال کے تعلیمی افکار:ایک جائزہ	۳۳
از۔اے۔نوراللہ شریف	کرناٹک کے علاقۂ ملناڈ میں اردوادب کی روایت	۳۷
توصیف احمد الائی	روبینہ میر کی شعری خدمات	۳۹

لغت وفرہنگ نویسی: معنی اور اِرتقا

محمد افضل حُسین
ریسرچ اِسکالر، بریلی کالج، بریلی

ڈاکٹر شیویہ ترپاٹھی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، بریلی کالج، بریلی

اردو زبان میں ''فرہنگ'' اور ''لغت'' دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال کیے جاتے رہے ہیں حالاں کہ دونوں اصطلاحات میں کافی فرق ہے۔غالباً اِسی لئے اردو زبان کی کئی اہم لغات مثلاً فرہنگِ آصفیہ، فرہنگ عامرہ، فرہنگِ اثر اور فرہنگ عثمانیہ وغیرہ ''فرہنگ'' کے نام سے موسوم کی گئی ہیں۔''لغت''، انگریزی زبان کے لفظ Dictionary کا ہم معنی ہے جو لاطینی لفظ Dicto سے آیا ہے جس کا معنی ''بولنے کا عمل'' ہے۔ اصطلاح میں ''لغت'' کسی زبان میں مستعمل الفاظ کے ایسے بامعنی مجموعے کا نام ہے جس میں اِندراجات کا املا، تلفظ، لسانی ماخذ، زمانی تغیر، تذکیر وتانیث، واحد وجمع، اسم، فعل اور صفت وغیرہ کی تعیین کے ساتھ ساتھ اُن کے معانی اور مختلف طریقہ ہائے استعمال بتائے گئے ہوں۔

فرہنگ اور لغت میں فرق:

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ ''فرہنگ'' فارسی الفاظ کی لغت کو کہتے ہیں جب کہ فرہنگ اور لغت کے معنی ومفہوم میں اچھا خاصا فرق ہے۔ فرہنگ اُس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص نقطہ نظر سے منتخب الفاظ کی تشریح وتوضیح کی گئی ہو یا جس میں شعرا و اُدبا کے کلام کے منتخب الفاظ کے تمام قدیم و جدید معانی سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف وہ معانی درج کیے گئے ہوں جن کے لئے اُن الفاظ کا استعمال ہوا ہے کیوں کہ یہی فرہنگ کا مقصدِ اصلی ہے۔
ڈاکٹر مسعود ہاشمی نے فرہنگ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

''فرہنگ میں عام طور پر کسی زبان کے تمام یا عام الفاظ کے بجائے صرف مخصوص کیفیت یا تصور کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گویا ایک لحاظ سے فرہنگ کسی ایسی مخصوص لغت کو کہا جا سکتا ہے جس کے مشمولات کسی نہ کسی معنوی توسیع کے حامل ہوتے ہیں۔ فرہنگ میں شامل اِندراج کے تمام قدیم و جدید معانی کے بجائے صرف وہی معانی دِیے جاتے ہیں جن کے لئے مخصوص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔''

(ص ۲۷، اردو لغت نویسی کا پس منظر، ڈاکٹر مسعود ہاشمی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دہلی، ۱۹۷۹ء)

فرہنگ کے برخلاف لغت میں وہ تمام الفاظ شامل کیے جاتے ہیں جو زبان کی ابتدا سے اب تک زبان میں شامل ہوئے ہوں۔لغت میں تمام آسان ومشکل الفاظ شامل کیے جاتے ہیں۔لغت میں شامل ذخیرۂ الفاظ کے تمام معانی (لغوی واصطلاحی، قدیم وجدید) تفصیل سے دِیے جاتے ہیں۔ الفاظ کے مذکر ومؤنث کی وضاحت کے ساتھ ساتھ لغت میں شامل تمام الفاظ حروفِ تہجی کی ترتیب سے دِیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مسعود ہاشمی نے لغت کی تعریف اِن الفاظ میں بیان کی ہے:

''لغت توضیحی لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں زبان کے الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، فقرے اور دیگر مرکبات کو کسی ہجائی ترتیب سے درج کیا گیا ہو، اُن کی لغوی ومعنوی وضاحت اُسی یا کسی دوسری زبان میں کی گئی ہو۔''

(ص ۲۷، اردو لغت نویسی کا پس منظر، ڈاکٹر مسعود ہاشمی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دہلی، ۱۹۷۹ء)

فرہنگ اور لغت کی اقسام:

لغت نویسی وہ فن ہے جس میں کسی زبان کے تمام آسان و مشکل الفاظ کی تشریح وتوضیح آسان انداز میں کی جاتی ہے۔ کہیں کہیں معنی کی وضاحت کے لئے مستند شعرا کے اشعار بھی بطورِ سند درج کیے جاتے ہیں۔ ہیئت اور موضوع کے لحاظ سے لغت کی تین قسمیں ہیں:

۱۔موضوعاتی لغت: اِس میں وہ لغات شامل کی جاتی ہیں جن کا تعلق کسی خاص موضوع سے ہو۔

۲۔عام لغت: اِس میں وہ لغات شامل کی جاتی ہیں جن میں کسی زبان کے تمام الفاظ ہوں اور اُن کی وضاحت بھی ہو۔

۳۔مخصوص الفاظ کی لغت: لغت کی اِسی قسم کو فرہنگ کہتے ہیں کیوں کہ اس میں کچھ مخصوص منتخب الفاظ شامل ہوتے ہیں۔

موضوع اور ہیئت کے لحاظ سے فرہنگ کی درج ذیل قسمیں ہیں:

۱۔کسی شاعر کے مجموعۂ کلام یا کسی نثری فن پارے میں مستعمل مشکل الفاظ، محاورات، تشبیہات اور استعارات وغیرہ کی ترتیب کے ساتھ ساتھ تشریح وتوضیح پیش کرنے والے کتابی مجموعے کو ''شخصی فرہنگ'' کہتے ہیں۔ شاعر یا کسی ادیب کی تخلیق کے علاوہ کسی خاص کتاب میں مستعمل محاورات، تلمیحات اور ضرب الامثال وغیرہ کی شرح و وضاحت پیش کرنے والے کتابی مجموعے کو بھی ''شخصی فرہنگ'' کہتے ہیں۔

۲۔کسی خاص عنوان یا موضوع سے متعلق منتخب الفاظ کی تشریح وتوضیح پیش کرنے والے کتابی مجموعے کو ''موضوعاتی فرہنگ'' کہتے ہیں۔ اِس فرہنگ کا دائرۂ عنوان یا موضوع تک محدود ہوتا ہے۔

۳۔کسی زبان میں مستعمل محاورات کی جمع وترتیب کے

ساتھ ساتھ تشریح وتوضیح پیش کرنے والے کتابی مجموعے کو ''محاوراتی فرہنگ'' کہتے ہیں۔ اِس فرہنگ میں محاورات کی سند اور اُن کی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۴۔ کسی مخصوص علم وفن کے مجموعے کو ''اصطلاحاتی فرہنگ'' کہتے ہیں۔ اِس فرہنگ میں فنی یا علمی اصطلاحات کی وضاحت کی جاتی ہے۔

۵۔ اپنی زبان کے شاتھ کسی غیر زبان کے ہم معنی الفاظ و معانی اور محاورات وغیرہ کی تشریح وتوضیح پیش کرنے والے کتابی مجموعے کو ''تقابلی فرہنگ'' کہتے ہیں۔ اِس فرہنگ میں زبان کی اصلی تشبیہات، استعارات اور محاورات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

٦۔ کسی ایک کتاب میں مستعمل محاورات، تلمیحات اور لفظیات وغیرہ کی تشریح وتوضیح پیش کرنے والے کتابی مجموعے کو ''کتابی فرہنگ'' کہتے ہیں۔

۷۔ کہاوتوں اور ضرب الامثال کے مجموعے کو ''فرہنگِ اَمثال'' کہتے ہیں۔

فرہنگ ولغت نویسی کا ارتقا:

فرہنگ ولغت نویسی کی ابتدا عربی و فارسی کے زیرِ اَثر مانی جاتی ہے۔ عربی زبان میں سب سے پہلے ''خلیل بن احمد'' نے ''کتاب العین'' لکھ کر اِس نئے فن کی بنیاد ڈالی۔ اُس کے بعد ''ابوبکر بن درید'' نے ''کتاب الجمہر ہ'' اِسی انداز پر لکھی۔ اِن دونوں کتابوں سے اہلِ علم میں لغت و فرہنگ لکھنے کا ذوق وشوق بیدار ہوا نیز ادبی ضرورتوں اور وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی لغات اور فرہنگیں منظرِ عام پر آئیں۔

ہندوستان میں فخر الدین مبارک غزنوی نے ۷/ویں صدی ہجری کے آخر اور ۸/ویں صدی ہجری کے شروع میں ''فرہنگِ قواس'' لکھ کر فارسی زبان میں فرہنگ ولغت ونویسی کی بنیاد ڈالی۔ ''فرہنگِ قواس'' کا انداز عام لغات جیسا ہی ہے مگر اُس میں الفاظ کی ترتیب کا انداز انوکھا اور بالکل نیا ہے۔ موضوع کے لحاظ سے منتخب الفاظ کی ترتیب پیش کی گئی ہے۔ الفاظ ومعانی کی تفہیم کے لئے مستند شعرا کے اشعار دِیے گئے ہیں۔ ''فرہنگِ قواس'' فارسی زبان کی پہلی ہندوستانی فرہنگ ہونے کی وجہ سے بے حد اہم ہے۔ اِسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ''لغت برہانِ قاطع'' ہے۔

اردو زبان میں فرہنگ و لغت نویسی کی ابتدا صوفیا و اَولیا کے ذریعے عمل میں آئی لیکن چوں کہ ابھی تک اِس کا بھرپور تحقیقی جائزہ نہیں لیا گیا ہے اِس لئے عموماً فرہنگ ولغت نویسی کی ابتدا عہدِ عالم گیری سے مانی جاتی ہے۔ اردو کی سب سے پہلی فرہنگ عہدِ عالم گیری کے مشہور فارسی داں ''میر عبد الواسع ہانسوی'' نے ''غرائب اللغات'' کے نام سے ۱٦۹۵ء میں لکھی جس میں اردو الفاظ کی فارسی زبان میں تشریح کی گئی ہے۔ اِسی فرہنگ کو ''سراج الدین علی خاں آرزوؔ'' نے ۱۷۵۰ء میں ''نوادِرُ الالفاظ'' کے نام سے ترتیب دیا۔ چوں کہ ''غرائب اللغات'' اردو کی پہلی باقاعدہ فرہنگ تسلیم کی جاتی ہے اِس لئے ''میر عبدالواسع ہانسوی'' اردو فرہنگ نویسی کے موجد مانے جاتے ہیں۔ اُن کے بعد کئی مؤلفین فرہنگ ولغت نویس کی حیثیت سے منظرِ عام پر آئے اور اِس فن کے چراغ کو روشن رکھا۔ ۱۷۹۳ء میں ''مرزا جان طپش دہلوی'' نے ڈھاکہ کے نواب کے حکم سے مقامی شاعروں کی رَہ نمائی کے لئے ایک مختصر سی لغت ''شمس البیان فی مصطلحاتِ ہندوستان'' کے نام سے لکھی جو ۱۸۴۸ء میں مرشد آباد سے شائع ہوئی۔ ۱۸۳۳ء میں مولوی مہدی واصف کی ''دلیلِ ساطع'' مدراس سے شائع ہوئی۔ ۱۸۳۷/۳۸ء میں مولوی وحید الدین بلگرامی نے ''نفائس اللغات'' کو مُدَوَّن کیا جس میں پہلی بار اردو الفاظ کے تلفظ کی نشان دہی کی گئی۔ ۱۸۴۵ء میں محبوب علی رام پوری کی ''منتخب النفائس'' شائع ہوئی جس میں اردو الفاظ کے عربی وفارسی مترادفات بھی جمع کیے گئے۔

جارج گریرسن نے اپنی کتاب ''لنگوسٹک سَروِے آف انڈیا'' میں فارسی، ہندوستانی، انگریزی اور پرتگالی الفاظ پر مشتمل ایک ایسی لغت کے قلمی نسخے کا ذکر کیا ہے جو ۱٦۳۰ء میں لکھی گئی۔ ۱۷۱۵ء میں جان جوشوا کیٹلر نے ہندوستانی زبان کی صرف ونحو پر ایک کتاب لکھی جسے ڈیوِڈ مَل نے ۱۷۴۳ء میں شائع کیا۔ ۱۷۷۲ء میں جے. فرگسن نے انگریزی - ہندوستانی، ہندوستانی - انگریزی لغت شائع کی۔ ۱۷۹۰ء میں ہنری ہیرس نے مدراس سے ایک انگریزی - ہندوستانی لغت شائع کی جس میں بے شمار دکنی الفاظ شامل کیے گئے۔ اِس سلسلے میں سب سے اہم نام ڈاکٹر جان بارتھوک گِل کرسٹ کا ہے جس نے ۱۷۹۰ء میں کلکتہ سے اور ۱۸۰۰ء میں لندن سے ایک انگریزی - ہندوستانی لغت شائع کی۔ ۱۸۰۵ء کیپٹن جوژف ٹیلر نے ذاتی استعمال کے لئے ایک لغت ترتیب دی جسے ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے فورٹ ولیم کالج کے اساتذہ کی مدد سے تصحیح و اضافے کے بعد ۱۸۰۸ء میں کلکتہ سے شائع کیا۔ ۱۸۱۷ء میں جان شیکسپیئر نے لندن سے ایک ہندوستانی - انگریزی لغت شائع کی۔ جدید اُصولوں پر مبنی ڈاکٹر ایس. ڈبلیو. فیلن کی ہندوستانی - انگریزی لغت ۱۸۹۲ء میں بنارس اور لندن سے شائع ہوئی جس میں پہلی بار اردو کے مترادفات، لوک گیتوں، کہاوتوں، ہندوستانی روزمرہ اور عورتوں کی مخصوص زبان کو شامل کیا گیا۔ ۱۸۸۴ء میں جان. ٹی. پلیٹس کی اردو کلاسیکی ہندی اور انگریزی ڈکشنری آکسفورڈ یونی وَرسٹی، لندن سے شائع ہوئی۔

اس کے علاوہ ۱۸٦۰ء میں منشی محمد سلیم کی ''معین الالفاظ''، ۱۸۷۰ء میں مولوی امان الحق کی ''امان اللغات''، ۱۸۷۱ء میں اشرف علی گلشن آبادی کی ''اشرف اللغات''، ۱۸۷۷ء میں مفتی غلام سرور لاہوری کی ''زبدۃ اللغات''، ۱۸۸٦ء میں سید ضامن علی جلال کی ''سرمایۂ زبانِ اردو''، ۱۸۸٦ء میں نیاز علی بیگ نکہت کی ''مخزنِ فوائد''، ۱۸۸٦ء میں منشی چرنجی لال کی ''مخزن المحاورات'' اور ۱۸۸۷ء میں سید تصدق حسین رضوی کی ''لغاتِ کشوری'' وغیرہ کی اشاعت ہوئی۔ اس دَور کی دو لغات ''امیر اللغات'' اور ''فرہنگِ آصفیہ'' بہت اہم ہیں۔

منشی امیر احمد مینائی کی ''امیر اللغات'' کی پہلی جلد ۱۸۹۱ء اور دوسری جلد ۱۸۹۲ء میں آگرہ سے شائع ہوئی مگر الف ممدودہ اور الف مقصورہ تک ہی شائع ہو سکی اِس لئے اس کا شمار اردو کی مکمل لغات میں نہیں کیا جا

سکتا لیکن جس طرح دہلی اور لکھنؤ کی زبان پر مشتمل مفرادت، مرکبات، اَمثال، مقولے، محاورات، اصطلاحات، کنایات، تشبیہات، استعارات، تذکیرو تانیث کی تحقیق، لفظ کے ماخذ کی تحقیق، سابقہ اور حال کی زبان کا فرق اور تلفظ کا استعمال کیا گیا ہے، ان سب چیزوں نے اسے لغت نویسی کے باب میں اہم مقام عطا کیا ہے۔

مولوی سید احمد دہلوی کی ''فرہنگِ آصفیہ'' ایک مبسوط اور مکمل لغت ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی اور دوسری جلد ۱۸۸۱ء میں تیسری جلد ۱۸۹۴ء میں اور چوتھی جلد ۱۹۰۱ء میں منظرِ عام پر آئی۔ یہ لغت سید احمد دہلوی کی دو فرہنگوں کی مجموعی شکل ہے۔ ۱۸۷۱ء میں انہوں نے ''مصطلحاتِ اردو'' کے نام سے ایک لغاتی مجموعہ تالیف کیا تھا جسے ۱۸۷۸ء میں ''ارمغانِ دہلی'' کے نام سے مختصر رسالوں کی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس کے متعدد رسالوں کی اشاعت کے بعد ۱۸۸۸ء میں ''لغاتِ اردو خلاصۂ ارمغانِ دہلی'' کے نام سے مجموعی شکل میں شائع کیا گیا۔ ان کا ایک اور لغاتی مجموعہ ''لغات النسا'' (جو صرف عورتوں کی زبان و محاورات پر مشتمل تھا) شائع ہو چکا تھا۔ ان دونوں تالیفات کو ''ہندوستانی اردو لغت'' کے نام سے مدوّن کرنا شروع کیا جو بعد میں نظامِ دکن کے مالی تعاون کے نتیجے میں ''فرہنگِ آصفیہ'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

۱۸۹۹ء میں مولوی فیروز الدین ڈسکوی کی ''لغاتِ فیروزی'' سیال کوٹ، پنجاب سے شائع ہوئی جس میں اردو زبان میں مستعمل عربی، فارسی، انگریزی اور سنسکرت الفاظ کے علاوہ چنیدہ علمی و قانونی اصطلاحات و ضرب الامثال درج کی گئی ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں مولوی فیروز الدین کی ''فیروز اللغات'' (جسے تلفظ بتانے والی لغت کہا جاتا ہے) منظرِ عام پر آئی جس میں قدیم و جدید الفاظ کے ساتھ ضرب الامثال اور مصطلحات کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔ ''امیر اللغات'' کے نامکمل کام کو پورا کرنے کے لئے مولوی نور الحسن نیر کاکوروی نے ۱۹۱۷ء میں ''نور اللغات'' کی تدوین شروع کی۔ یہ لغت چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے ۱۹۳۰ء میں حیدرآباد میں ایک جامع لغت کی تدوین کا کام شروع کیا تھا جو تقسیمِ ملک کے بعد ۱۹۷۳ء میں ''لغتِ کبیر'' کے نام سے کراچی سے شائع ہوئی۔ اس میں الف ممدودہ کے ''آگ'' تک کے الفاظ شامل تھے۔ اس کی ایک ہی جلد شائع ہو سکی۔ اسی طرز پر اردو ڈکشنری بورڈ، پاکستان نے ''اردو لغت'' تیار کی ہے۔

۱۹۵۸ء میں سید محمد میرزا مہذب لکھنوی کی ''مہذب اللغات'' کی تدوین کا کام شروع ہوا جو ۱۹۸۹ء میں چودہویں جلد کی اشاعت کے ساتھ ختم ہوا۔ یہ ایک ایسی لغت ہے جس میں ''فرہنگِ آصفیہ'' اور ''نور اللغات'' کے معانی کو نقل کر کے تنقیدی رائے پیش کی گئی ہے نیز ''فسانۂ آزاد'' سے نئے الفاظ بھی شامل کیے گئے ہیں۔

مذکورہ بالا لغات اور فرہنگوں کے علاوہ بھی بہت سی اردو لغات اور فرہنگیں منظرِ عام پر آئیں جن کی اپنی اپنی اہمیت و معنویت ہے۔ لغات کی تدوین و اشاعت میں فرہنگوں کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ انہیں لغت کے بجائے فرہنگ کی اصطلاح سے اِس لئے مختص کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ لغت کی ایک ذیلی قسم ہوتی ہیں۔ لغت میں عام طور سے اُن تمام لفظیات، محاورات، اصطلاحات اور ضرب الامثال کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو اُس زبان کے تحت مستعمل ہوتے ہیں جب کہ فرہنگ زبان کے کسی بڑے ادیب یا شاعر کی نگارشات میں اُس کے ذریعے استعمال کی گئی مخصوص لفظیات سے متعلق ہوتی ہے جیسے ''فرہنگِ شفق'' منشی لالتا پرساد شفق ۱۹۱۹ء، ''فرہنگِ غالب'' امتیاز علی خاں عرشی ۱۹۴۶ء، ''پدماوت کی مختصر فرہنگ'' محمد انصار اللہ ۱۹۷۲ء، ''فرہنگِ انیس حصہ اول'' نائب حسین نقوی ۱۹۷۵ء، ''فرہنگِ اقبال'' نسیم امروہوی ۱۹۸۴ء، ''فرہنگِ کلیاتِ میر'' فرید احمد برکاتی ۱۹۸۸ء، ''فرہنگِ روحِ نظیر'' ڈاکٹر شریف احمد قریشی ۱۹۸۹ء، ''فرہنگِ نظیر'' ڈاکٹر شریف احمد قریشی ۱۹۹۱ء، ''فرہنگِ فسانۂ آزاد اور اس کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ'' ڈاکٹر شریف احمد قریشی ۲۰۰۰ء، ''فرہنگِ کلیاتِ نظیر اکبر آبادی'' نعیمہ پاشا ۲۰۰۲ء اور ''فرہنگِ کلیاتِ انشا'' ساجدہ قریشی ۲۰۱۱ء وغیرہ۔ فرہنگ کے ذیل میں وہ کتب بھی شامل ہیں جن میں کسی خاص موضوع مثلاً نفسیاتی، سیاسی، طبی، سائنسی، فلسفیانہ، تانیثی، لسانیاتی وغیرہ سے متعلق علمی اصطلاحات کے معانی و مفاہیم درج ہوتے ہیں جیسے فرہنگ تلمیحات، لغات النسا، فرہنگِ امثال اور فرہنگِ اصطلاحاتِ پیشہ وَران وغیرہ۔

کتابیات:-

۱۔ فرہنگِ آصفیہ، مولوی سید احمد دہلوی، جدید پریس بلی ماران، دہلی ۱۹۷۲ء

۲۔ فرہنگِ کلیاتِ میر، ڈاکٹر فرید احمد برکاتی، آفسیٹ پریس، عسکر گنج گورکھ پور، ۱۹۸۸ء

۳۔ فرہنگِ روحِ نظیر، ڈاکٹر شریف احمد قریشی، نورانی پریس، نالہ روڈ، کان پور، ۱۹۸۹ء

۴۔ ڈاکٹر شریف احمد قریشی: ادبی و علمی نقوش، ڈاکٹر سمیع الدین، پرنٹولوجی اِنک، دریا گنج، دہلی، ۱۹۸۹ء

۵۔ فرہنگِ نظیر، ڈاکٹر شریف احمد قریشی، نشاط آفسیٹ پریس ٹانڈہ، فیض آباد، ۱۹۹۱ء

۶۔ فرہنگِ عامرہ، محمد عبداللہ خویشگی، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۵ء

۷۔ اردو لغت نویسی کا پس منظر، ڈاکٹر مسعود ہاشمی، مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، دہلی، ۱۹۷۹ء

محمد افضل حُسین

ریسرچ اِسکالر، بریلی کالج، بریلی

ڈاکٹر شیو یہ ترپاٹھی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، بریلی کالج، بریلی

Regd. with the RNI No.:
UPURD/2016/67444

Urdu Monthly

ISSN-2321-1601

SABAQEURDU

VOLUME: 8, ISSUE:10

OCTOBER 2023

Infront of Police Chowki
Gopiganj-221303,Bhadohi
sabaqeurdu@gmail.com

M.:9919142411,9696486386
WhatsApp: 9696486386

Price per copy: 200/-